ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.1 2026

ریاض حسین چودھری کی حمدیہ شاعری فنی و فکری جائزہ

THEMES AND LINGUISTICS IN HAMDIA POETRY OF RIAZ HUSSAIN CHAUDHARY

شگفتہ عثمانی

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، جی سی یونیورسٹی لاہور

ڈاکٹر الماس خانم

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، جی سی یونیورسٹی لاہور

Abstract:

Riaz Hussain Chaudhry is a poet of distinguish and unique manner to reveal grandeur norms of Hamdia poetry. He was born in Sialkot on 8th November 1941. As a sensitive part of society. He shows his feelings, emotions in the light of his era and described simply yet skillfully by using rare vocabulary, realization, unique melody, linguistics in befitted manner with due boundaries of Islamic thoughts study is being done to reveal Poet's tendencies of Hamdia poetry which create a sense of 'عبدہ' and معبود and مناجات..

Key words: عبدہ'، معبود، مناجات، ریاض حسین چودھری

حمد کا شمار موضوعاتی شاعری میں ہوتا ہے۔ جس کا محور و مرکز رب کریم کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں کا بیان ہوتا ہے۔ لغوی اعتبار سے حمد کے معنی تعریف کرنا ہے۔ جبکہ اصطلاحی اعتبار سے یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے جملہ متعلقات کو بیان کرنے والی صنفِ شاعری ہے اور یہ لفظ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لیے پسند فرمایا۔

الحمد لله رب العالمين (الفاتحہ:۱) (1)

"حمد میں بہت وسعت ہے، کیوں کہ اس میں ہر قسم کے مضامین جو اللہ پاک کی ذات و صفات سے متعلق ہوں، بیان کیے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح عشق رب اور فنافی اللہ میں طاری ہونے والے جملہ جذبات کی ترجمانی حمد کے ذریعے کی جاتی ہے۔(2)

حمد یہ شاعری میں اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال کبھی فلسفیانہ رنگ تو کبھی متصوفانہ، کبھی عاشقانہ اور کبھی معشوقانہ رنگ نظر آتے ہیں۔ آج جدید دور نے جہاں سائنس کے میدان میں بہت ترقی کر لی ہے سو مذہبی تشکیک نے ہمارے معاشرے میں راہ بنانا شروع کر دی ہے سو ضرورت اس بات کی ہے کہ قرآن سے جڑت رکھ کر حمدیہ شاعری کی جائے۔

'قرآن کریم میں کم و بیش 750 مقامات پر قاری کی توجہ سائنسی حقائق اور مشاہدات کی جانب مبذول کرائی گئی ہے۔(7)

اردو میں مذہبی شاعری اپنے آغاز ہی سے امتیازی مقام رکھتی ہے۔ ادبی و مذہبی لحاظ سے اس شاعری نے اردو ادب کو رئیسانے میں اہم کردار ادا کیا۔ بلحاظ معنویت حمد و نعت، منقبت و مرثیہ وغیرہ ھم کو علاحدہ علاحدہ دیکھنا راقم کے مقالہ کا وظیفہ ہے۔ جیسا کہ شعرائے اردو نے ان اصناف کو اپنے اپنے انداز میں کبھی رسمی لکھا اور کبھی نیت حصول ثواب کی رکھی۔ اس باب میں حمد و نعت کے فکری و فنی پہلوؤں کو ریاض حسین چودھری کی شاعری کے تناظر میں دیکھا جائے گا۔ شاعر نے ان اصناف کی روایت سے صرفِ نظر تو نہیں کیا لیکن اپنی شناخت کو بھی برقرار رکھا ہے۔

وہی مجھ کو قلم دے گا، وہی حرفِ ثنا دے گا
وہی اوراقِ تشنہ کو سمندر کی ہوا دے گا(3)

ریاض حسین چودھری جداگانہ اسلوب حمد رکھتے ہیں اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ وہ اس کے حصول کے لیے رب کائنات کے حضور دعا گو بھی رہتے ہیں کہ جذبوں کی تڑپ تو لازمہ ہے جو فقط فنِ سعری کے استعمال سے ہاتھ نہیں آتا بلکہ یہ عطیہ خداوندی ہے جو اس کی خاص عطاؤں میں سے ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مندرجہ بالا ہر شعر شاعر کی ان مناجات کا عکس ہیں جو وہ بارگاہِ الٰہی میں رب کی حمد و ثنا کی توفیق، طریق، لہجہ، اپنی بے مائیگی بلاغت کا ہنر، جدت طرازی در حمد کی عطا بخشش کے لیے کرتا رہا۔ اشعار تخیل کی پرواز اور اس کی تشکیل پذیرائی کے لیے فن شعری کے استعمال کے نمائندہ کہلائے جائیں گے۔ خط کشیدہ الفاظ جو کہیں ترکیب لفظی، علائم نگاری، ندرت الفاظ، سلاست روانی، جذبوں کی فراوانی تو کہیں نیاز میں گداز کی انجمن آرائی ہے۔

تہجد کے ہر اک لمحے کو تابندہ سحر دے
شعور بندگی دے کر اسے میرا ہنر کر دے(4)

آہِ سحر گاہی یعنی تہجد کی گریہ وزاری کے لیے ایک روشن صبح اس کے ساتھ شعورِ بندگی کا تلازمہ اور پھر اس کی تمنا ہے۔ حمدِ رب جلیل اس کا ہنر بن جائے جذبوں کی ترسیل میں عبدیت کا بھرپور شعور شعر میں دکھائی دے رہا ہے۔

مقرر میری سانسوں کو تو کر مدحت نگاری پر
مری شاخ تمنا کو خدایا! باثمر کر دے(5)

ترکیب بندی ریاض حسین چودھری کا خاص رنگ ہے۔ شاخ تمنا کو مدحت نگاری کے لیے سانس یعنی زندگی کو وہ چاہتا ہے کہ ایک کام اپنے ذمے لے کر شاخ تمنا پر حمد کے وہ ثمر لگائے جو سدا رہیں لفظوں کی عمدہ بنت جو شاعر کی فکری رو کو بخوبی ظاہر کر رہی ہے۔

یارب! مرے آنگن میں امشب بھی چراغاں ہو
رقصاں مرے ہاتھوں میں یہ میرا قلمداں ہو(6)

شعر میں چھپا کیف و مستی کا انداز جو لفظوں کی نگینہ جڑی بنت یوں ظاہر کر رہا ہے گویا شاعر اس منظر کی تابانیوں وجدانی کیفیتوں میں کھو یا رہنا چاہتا ہے۔ اظہار میں تنوع بھی اور جدت طراز بھی۔ مناجاتی کیفیت کے حصول کے لیے وہ حمدیہ راہوں سے گزرتے ہیں اور کبھی حمد کے لیے مناجات کا انداز اختیار کرتے ہیں خط کشیدہ الفاظ ان کی اس فنافی اللہ ہو جانے کی رمز شناس دکھائی دیتے ہیں۔

اسی طرز کی ایک اور دعا کا لہجہ محسوس کیجیے۔

مرے خدا! مجھے ابلاغ کا سمندر دے
کتاب دیدہ پرنم کے حاشیے برسیں(7)

ایک منفرد ترکیب ابلاغ کا سمندر اور دوسری جانب دیدہ پرنم کے حاشیوں کے برسنے کی بات گویا قاری خود کو اس کے تخیل آفرینی کے سمندر میں غوطہ زن پاتا ہے، شاعر حمد کو ندامت کے آنسوؤں میں بیان کر کے شرفِ قبولیت پانا چاہتا ہے

دعا گوئی کا لہجہ غماز ہے کہ وہ صاحب نطق سائل ہیں۔ خط کشیدہ دونوں تراکیب کی بنت ان کے صاحب ادراک عبد ہونے کی علامت ہیں حمد بیان کرنا ان کے اندر کی پیاس کو بجھاتا ہے مندرجہ بالا تینوں اشعار میں جس طرح پانی کے ذخائر یا تلازمات بیان کیے ہیں اسی تناظر میں یہ شعر بھی تشنگی کو مٹانے کے لیے آبِ خنک کی تلاش کا مظہر بھی ہے اور ان کی تمنائے سیرابی کا منظر نامہ بھی۔

پذیرائی کے موسم کی دعائیں مانگتے رہنا
مرے اسلوبِ مدحت کو وہی آب بقا دے گا(8)

ان کے اندر سیرابی کی خواہش حمد کی سبیل کی تمنائی ہے۔ اور بارگاہِ ایزدی سے وہ قبولیت کی علامت یعنی اس تشنہ لبی کو مٹانے کے لیے مختلف الفاظ جو تازہ کاری کی مثال ہیں، لکھتا ہے جیسا کہ اس شعر میں آب بقا کو استعمال کیا۔ یعنی رب کی طرح حمد بھی بقا کا نغمہ ہے یہاں ایک آس کا دیا بھی ہے، اسلوب مدحت کی پذیرائی کی تمنا ضرور پوری ہو گی۔

مالک و مختار بھی ہے تو ہی قدوس کریم
ساتھ میرے حشر کے دن بھی رہے ذوق سلیم(9)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اس شعر میں رب کی باشاہی، مالک ا، الملک، مقتدرِ اعلیٰ ہونے کا اعتراف کرنے کے بعد (جیسا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ دعا سے پہلے اللہ کی حمد بیان کرو) دعا کرتے ہیں کہ تاحشر وہ رب تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہیں۔ قرآن وحدیث کو انہوں نے محض قرات تک محدود نہیں رکھا بلکہ ان کے انوار کو اپنی روح میں سموئے رکھنا چاہتے ہیں اور اس کے لیے ذوق سلیم کی ترکیب ایک عمدہ مرکب ہے کہ وہ مالک واالملک اور قادر مطلق کی حمد کے ذوق کے لیے ڈھالی گئی ہے۔

شاداب ساعتوں کو تو دلکشی عطا کر
دستِ قلم کو وصفِ صورت گری عطا کر(10)

خط کشیدہ علامتیں شاعر کی فکری پرواز کو نہایت عمدگی سے واضح کر رہی ہیں۔ اُن کی بنت، ترتیب اُن کے عبدہ' پر ناز کرتی محسوس ہو رہی ہیں وہ حمد بیان کرنے کی ساعتوں کو یوں لکھتے ہیں کہ قاری رب کی عظمتوں کو شاعر کے قلم کے فن کی صورت گری میں جلوہ گر دیکھتا ہے اور اس عمل کو وہ دلکش بنانے کے لیے مناجات کرتا ہے۔

خدا توفیق دے حمد وثنا کے پھول چننے کی
تخیل کی بلندی کو پروبال ہما لکھنا(11)

یہ مناجاتی انداز اپنی تشکیل پذیری میں اُن کے تخیل کے تنوع اور رعنائی کی بلندی کو ظاہر کر رہا ہے کہ حمد رب تعالیٰ تو توفیق خداوندی سے اور اس کے لیے نایاب ونادر لفظیات کے بغیر مدعا پورا نہ ہو گا۔

میرے اسلوب ندامت کو ملے اذن سفر
میرے ہر مصرع کو چشم نم کی تاثیریں ملیں(12)

شعر میں مستعمل الفاظ ان کے مناجاتی لہجے میں موجود عبدیت کے شعور، ناصبوری کے جذبوں کو یوں قاری کے سامنے پیش کر رہے ہیں کہ ہر مصرع میں چشمِ تر کی تاثیروں کی جھلک صاف دکھائی دے رہی ہے۔

منفرد لہجہ دیا مدحت نگاری کا مجھے
مجھ سے بے مایہ کو اسلوب جلی تو نے دیا(13)
اکثر یہ پوچھتا ہے لغت کا ورق ورق
تیرے قلم کو کس نے دھر کنا سکھا دیا(14)

اس کلام کو دیکھیں تو یونہی لگتا ہے لفظ زندہ ہیں کہ ملاحظہ تو کیجیے کہ قلم دھڑک دھڑک کر زندگی کے نغمے سنا رہا ہے کہ لغت بھی شاعر کے الفاظ کی بنت، تخیل کی تشکیل پذیری کے انداز پر حیران ہے تو پھر قاری کیوں نہ ان کے کلام میں نئے اُفق جو روحانی فضا میں سانس لیتے ہیں کو محسوس کرے۔ دونوں اشعار میں شاعر کا مناجاتی لہجہ سرگوشی کا سا انداز اپنائے ہوئے ہے۔ خط کشیدہ الفاظ میں تخیل، تغزل کے پردوں میں جلوہ آرا ہوا ہے۔

میرے ہر لفظ کو دینا پذیرائی کے گلدستے
خدایا میرے ہر آنسو کو مدحت کے گہر دینا(15)

یارب! ترے کرم کی نسیم سحر چلے
لفظوں میں تیرے نور کی رم جھم دمک اُٹھے(16)
کتنی عجیب عرضِ تمنا ہے، یا خدا
کشتِ ثنا میں تتلیاں، جگنو، اُگا کریں(17)

بھرپور غزلیہ شان لیے یہ حمد یہ کلام شاعر کے تخصص یعنی کشت اور اس کے تلازمات سے سجا ہوا وہ مناجاتی لہجہ ہے جو شاعر کی ارض وسما کے خالق سے اُن کی والہانہ جذباتی و فور کی حامل خوبی کا حامل لہجہ ہے۔

''زر معتبر'' میں حفیظ تائب نے ان کے کلام میں موجود عناصر، اصطلاحات فن شعری کو ان الفاظ میں بیان کیا۔

''ان میں تقدس بھی ہے اور تازہ کاری بھی'' ان الفاظ کے تناظر میں ہم دیکھتے ہیں کہ:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اکائی کے نام سے ریاض حسین چودھری نے ایک نئی صنف سخن مرتب کی جس کا آغاز ایک یا کہیں کہیں ایک سے زیادہ الفاظ سے ہوتا ہے اس لفظ کی تکرار حسن شعری کو کس طرح بڑھاتی ہے مندرجہ ذیل اشعار میں یاخدا، یارب کے محض ایک لفظ اور مناجات کا دریا کلکھ کر انہوں نے کس قدر عمدہ مناجاتی کلام بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا ہے۔

یاخدا!

فضل و کرم کی آج بھی برسات ہو(18)

یاخدا!

افلاک سے اترے زمیں پر روشنی

ریاض کا قلم محض انفرادی دکھوں کا درماں نہیں چاہتا بلکہ اجتماعی شعور کی جھلک بھی دکھاتا ہے۔ مندرجہ بالا شعر میں خط کشیدہ الفاظ اُن کی فکر و نظر کے زاویوں کو وضاحت دے رہے ہیں۔ اُن کا تخیل انسانوں کے درد کو بڑی درد مند لہجے میں بیان بھی کرنا چارہا ہے۔ اور کریم آقا ﷺ کے حضور التجا بھی۔ عرش کے مالک کے حضور زمین سے جڑت رکھتے الفاظ استعمال کر کے عجز و نیاز کا اظہار کرنا اُس لا محدود ذات کی کبریائی و جلالت کو برتر ترین ماننا ہے کہ یہی انسانیت کی معراج ہے۔ سادہ و پر کار الفاظ شعر کی معنویت کو بڑھا رہے ہیں۔

بدن میرے پہ کتنی ہی خراشیں ہیں تمدن کی
مرے ہاتھوں پہ رکھ دے، چارہ گر، خاکِ شفا میری(19)

عصرِ حاضر کے انسان اور اُس کی زخم زخم روح کے لیے مرہم کے لیے دست سوال اس کے سامنے دراز کیا ہے جو خالق، مالک تکلیفوں، دکھوں کو دور کرنے والی وحدہٗ لاشریک ذات ہے۔

اللہ کرم کی یہ برسات ہے ریاضؔ۔
بندوں پہ مہرباں تو وہی ذات ہے(19)

ارشاد ربانی ہے:

یا ایھا الانسان ما غرک بربک الکریم ۔ ۱۱ (20)

نسل انسانی کے دکھ کو ریاض حسین شدت سے محسوس بھی کرتے ہیں اور اُسے دور بھی کرنا چاہتے ہیں۔ مندرجہ بالا شعر میں اُن کے فکری زاویوں کی تشکیل پزیری کرتے ہوئے قادرِ مطلق کے حضور استدعا کرتے ہوئے اپنی بے بسی کے اظہار کے لیے مرے کمزور ہاتھ لکھتے ہیں اور اپنی تمنا کے اظہار کے لیے روشنی اور دن جیسے وسیع المعنی الفاظ کا چناؤ کرتے ہیں جو اُن کے تخیل کی معنویت کو ایک جہان معنی عطا کرنے کا فریضہ بخوبی ادا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ یعنی درد انسانی کا احساس، اپنی کمزوری کا شعور اور رب کی قدرت کا اظہار۔

تجھے اے رحمت رب، واسطہ تقدیس کعبہ کا
زمیں پر بسنے والے ہر بشر کو ایک گھر دینا(21)

تمام خط کشیدہ الفاظ شاعر کے جذبوں کے عکاس، رب کی رحمت کو اس کے گھر کے تقدس کا واسطہ دے کر اہل زمیں کے لیے گھر مانگنے کا ایک عمدہ اسلوب استعمال ہوا ہے۔ شاعر کے جذبوں زبان کا منظر تقدیس کے پردوں میں چھپا ہوا نظر آتا ہے۔ دوسروں میں ہر رخ بیان کر دینا ریاض حسین چودھری کی شاعری کا ایک منفرد لہجہ ہے۔ جس میں جذبوں کی تپش، مشاہدہ، شعور، قدرِ مطلق کی حمد اور اس کے سامنے سب کے لیے مناجات خط کشیدہ لفظوں کی بنت میں عجز بھی ہے نیاز بھی۔

تازہ کاری بھی ہے اور سلاست بھی۔ ریاض حسین چودھری کے ہاں جذبوں (انفرادی اور اجتماعی) فراوانی اور اُن کے بیان میں رب کے حضور ترشحاتِ نور کا سیل رواں ہے۔

خدائے مہرباں، نابود کر ڈالوں جہالت کو
عطا کرنا مرے لوح و قلم کو وہ توانائی(22)

بھرپور مناجاتی انداز کہ بار بار رب کی رحمت کو پکارتے ہیں۔ وہ جہالت کو نسلِ انسانی کی تباہی جانتے ہیں اور اس کی ناپوری کے لیے اس شعر میں رب کی بارگاہ سے توانائی مانگ رہے ہیں وہ بھی لوح و قلم کے لیے تاکہ جہالت کا مقابلہ ہو۔ طرزِ بیان نئے اُفق کھولتا / تلاشتا محسوس ہو رہا ہے۔ روایت کا پیراہن لیے نئی لفظیات جو عبدیت کے دائروں

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

میں عصری مسائل کا حل مانگ رہے ہیں۔ تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے آفاقی تصورات و نظریات ایک خاصے مختلف انداز سے پیش کرتے ہیں۔ تشکیک سے دور پُر تیقن اِن کا یقین ہی ان کو اس بارگاہِ عالی میں مناجات کے لیے لے جاتا ہے کہ

میرے قبیلے کے سب جوانوں کو روشنی کے علم عطا کر
مہیب شام ہے سر پر، چراغ صحن حرم عطا کر(23)
ادب کے چاند تارے اُترتے ہوں جس کے دامن میں
جو ارِ لوح و قلم میں وہ آبجو رکھنا(24)

اسی پر یقین لہجے کا ایک اور شعر کہ "علم الانسان بالقلم"۔(25)

قرآن سے جڑت ریاض حسین چودھری کی زندگی کی بڑی حقیقت ہے اور ان کی تخیل آفرینی کو جلا دینے والی یقینی جہت ہے مستعملہ الفاظ اس بات کو اظہار کر رہے ہیں کہ ریاض حسین چودھری ادب کی تخلیق کو عطیہ خداوندی سمجھتے ہیں وہ رب کی بارگاہ میں ایسی تخلیقات چاہتے ہیں جو جداگانہ پہچان کا حامل ہوں۔ جذبوں کی فراواں سیل کی دعاؤں کے دل کی صدا بن رہی ہے ایک اور منظر نامہ دیکھیں۔

میرے بچوں کے سر پر بھی ابر کرم
سر بسجدہ رہیں میرے لوح و قلم(46)

ندرت الفاظ، جدید لفظیات، عجز و نیاز، سوز و گداز سے بھرپور لہجہ جو اُن کو ایک جداگانہ اسلوب کا شاعر بناتا ہے۔

وہ بار بار بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور اپنے معبود سے طرز مناجات خوئے مناجات کا سوال کرتے ہیں۔

بندہ ناچیز ہوں اور پیکر عجز و نیاز
اے خدا! میری سہی ہوئی صدا کی لاج رکھ(27)

بھوک کھیتوں میں اُگے گی کیا قیام حشر تک
خوشہ گندم کا زر دے، میرے اچھے خدا(28)

میرے اچھے خدا ایک عبد کا معبود کے سامنے دل پذیر انداز اور درد بھرا بھی۔ انسان کی بھوک کا منظر نامہ، دل ہلانے والے لہجے میں ریاض حسین کا خاصہ ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل کے سبھی ادوار کو سامنے رکھ کر کیا خوب مناجات لکھی۔

ریاض کا حمدیہ کلام ایک مخصوص مناجاتی لہجے کا حامل ہے۔ وہ مناجات میں اپنی ذات کے ساتھ تمام نوع انسانی یعنی اجتماعی درد کا درماں چاہتا ہے۔ نسل انسانی کا کرب انہیں تکلیف دیتا ہے وہ اپنے اس بیانیے کے لیے جو لفظ تراشتے ہیں خط کشیدہ الفاظ میں وہ نگینے سجے دکھائی دے رہے ہیں۔ اغیار کی سازشوں سے پناہ وہ اسی رب العلی سے مانگ رہے ہیں کہ اپنی رحمتوں کا سایہ میرے وطن پر گھنا رکھ دے کہ میرا وطن محفوظ مامون ہو جائے۔ میرا ملک امن کا وہ مرکز بن جائے جس پر رحمتوں کے بادل خیر و عافیت کا سبب ہوں۔

ان دنوں اغیار کی سازشوں کا ہیں ہدف
سایہ رحمت مری ارضِ محبت پر بھی ڈال(29)

امن و اماں کے چاند زمیں سے اُگیں ہزار
ہر ہر افق پہ کالی گھٹاؤں کی خیر ہو(30)

گویا اُن کے حمدیہ کلام یہ درد بھری التجا مختلف پیرایوں میں ملتی ہے۔

رحم فرما میرے حال زار پر میرے خدا
کون دے گا چاند راتوں کی خبر تیرے سوا(31)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ریاض حسین چودھری اپنے دکھ کا مداوا کرنے والی ذاتِ وحدہ لاشریک (لفظ کون پر غور کیجیے) ہی کو جانتا ہے۔ ان کے کلام میں یہ رنگ ان کی اپنے رب سے جڑت کا آئینہ دار ہے۔ وہ اس راز سے واقف ہے کہ وہی ذات دنیا سے دکھ کے اندھیرے دور کرنے والی ہے۔

چور زخموں سے بدن ہے اے خداوند جہاں
میرے جامِ زندگی میں دے مجھے آبِ بقا(32)

استفہامیہ لہجہ ریاض حسین چودھری کی شاعری کو منفرد انداز عطا کرتا ہے۔ حمدیہ کلام میں کون کا استعمال عبدہ' کا اعلان ہے اُس وحدہ' لاشریک کی قدرت کا اعتراف ہے۔ جیسا کے ارشاد خداوندی ہے۔

ان اللہ علی کل شیء قدیرلاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم ۔(33)

تو کہ یکتا اور تنہا، تو کہ رب لاشریک
تو خُدائے لم یزل ہے تو خدائے بے مثال(34)

ازل سے وہی وہ سب کا خدا ہے
کیا مرے ٹوٹے ہوئے لفظوں کا عجز و انکسار(35)

حمدیہ کلام کا ایک اور منظر دیکھیں۔

تری قدرت سے پھولوں میں سجی رہتی ہیں تصویریں
ترا ہی کام ہے بوئے چمن کو بال و پر دینا(36)

ریاض حسین چودھری کے قلمدان ہے نکلتی کلک مدحت کی رنگینی رب العزت کی حمد کا منفرد انداز لیے ہے۔
خط کشیدہ لفظ اُن کی تازہ کاری کی مظہر ہیں۔ اُن کے حمدیہ کلام "کتاب التجا" میں یہ رنگ تغزل کا عمدہ منظر نامہ ہے جو خالق کائنات کے حضور حمد کا جداگانہ پہلو دکھائی دیتا ہے۔ گلاب، چاند، قلم، تتلیاں، صبا، جگنو، دھنک، چراغ، شجر، خوشبوئیں، ورق، شبنم مادر ہے اس نظم کا نام "تمام حسن تخلیق رب اکبر ہے کہ اس کتاب میں انہوں نے کلام کو عنوانات دیئے ہیں۔ لفظوں کی مالا نے اظہارِ بندگی، حمد و ثنا کے پیرایوں کو اس کی قدرت کی نشانیوں کو علامتی لہجہ میں انداز میں عمدگی سے برتا ہے۔

خوشبوئیں گل کے ہاتھوں پہ دھرتا ہے وہ
سب کے دامن کو تاروں سے بھرتا ہے وہ(37)

دعا پر تیقین کا بیانیہ اور خدا کی قدرت کاملہ کا اظہار یہ بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ وہ ہوا جو دیے بجھانے کا فریضہ انجام دیتی ہے اور پھر وہ برہم بھی ہو وہی دیے فصیلوں پر رکھ کر دریچے روشن کر دے۔ خداوند کریم سے التجا اور پر یقین روشنیوں بھرا انداز شعر تخلیق کی اثر آفرینی بڑھا رہا ہے۔ ایک اور مناجاتی لہجہ ملاحظہ ہو۔

جلتے رہیں چراغ منڈیروں پہ حشر تک
ارض وطن سے میری وفاؤں کی خیر ہو(38)

حوالہ جات

1. القرآن، 1: 1
2. اردو حمد کی شعری روایت، Rekhta.com dated 19-06-2024
3. ریاض حسین چودھری، لامحدود، لاہور، فکر نو، 2002ص:23
4. ریاض حسین چودھری، آبروئے ما، لاہور: القمر انٹر پرائزز، اردو بازار، 2014، ص:25
5. ایضاً، ص:25
6. ایضاً، ص:45

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

7. ریاض حسین چودھری،رزق ثنا،لاہور، خزینہ علم وادب، اردو بازار، 1999، ص:28
8. ریاض حسین چودھری، غزل کاسہ بکف، لاہور مکتبہ تعمیرِ انسانیت، اردو بازار، ص:45
9. ریاض حسین،لا محدود، لاہور، فکرِ نور، 200، ص:33
10. ایضاً، ص:46
11. ایضاً، ص:87
12. ایضاً، ص:94
13. ایضاً، ص:180
14. ریاض حسین چودھری، وردِ مسلسل، کراچی، نعت ریسرچ سنٹر، 2021، ص:33
15. ایضاً، ص:74
16. ایضاً، ص:99
17. ایضاً، ص:100
18. ایضاً، ص:119
19. ریاض حسین چودھری، آبروئے ما، لاہور: القمر انٹر پرائزز، اردو بازار، 2014، ص:26
20. ایضاً، ص:27
21. ایضاً، ص:240
22. ریاض حسین چودھری،رزق ثنا،لاہور، خزینہ علم وادب، اردو بازار، 1999، ص:24
23. ایضاً، ص:39
24. ایضاً، ص:30
25. ایضاً، ص:266
26. ایضاً، ص: القرآن:96:3
27. ریاض حسین،لا محدود، لاہور، فکرِ نور، 200، ص:109
28. ریاض حسین، ریاضِ حمد و نعت، ص:314
29. ایضاً، ص:327
30. ریاض حسین چودھری، ریاضِ حمد و نعت، ص:32
31. ریاض حسین،لا محدود، لاہور، فکرِ نور، 200، ص:46
32. ایضاً، ص:48
33. ریاض حسین، ریاضِ حمد و نعت، ص:206
34. ریاض حسین،لا محدود، لاہور، فکرِ نور، 200، ص:56
35. ایضاً، ص:175
36. ریاض حسین، ریاضِ حمد و نعت، ص:27
37. وردِ مسلسل ص:31
38. ریاض حسین، ریاضِ حمد و نعت، ص:261